بسم اللہ الرحمن الرحیم

عصری تعلیم اور دینی مدارس کی ذمہ داری

شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

صدر وفاق المدارس، شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان نے ۱۱/ شعبان ۱۴۲۸ھ کو جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد میں ایک فکر انگیز خطاب کیا جس میں اہل مدارس کو اپنی نگرانی میں اسکول اور عصری درس گاہیں قائم کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے، ذیل میں وہ خطاب نذر قارئین ہے..............(مدیر)

عصری تعلیم اور دینی مدارس کی ذمہ داری، ایک مہم کا آغاز

میں کئی دن سے یہ سوچ رہا تھا کہ وفاق کے رفقاء کار کے مشورے سے ایک مہم کا آغاز کیا جائے اور اس کے لیے ہمارا جو وفاق المدارس کا ماہنامہ نکلتا ہے وہ ''وفاق المدارس'' کے نام ہی سے نکلتا ہے، اس میں اس مہم کا سلسلہ شروع کیا جائے، مفتی عبدالقدوس صاحب سے آج بات ہوئی، فیصلہ ہوا کہ با مر منظوری رفقاء آج کے جلسے سے ہی اس کا آغاز کر دیا جائے لیکن اسے بہت صبر و ضبط سے سننا پڑیگا۔

مسئلہ یہ ہے کہ آپ کو خوب اچھی طرح معلوم ہے کہ ہمارے بزرگوں نے اسلام کی اشاعت کے لیے، اس کی حقانیت کو ثابت کرنے کے لیے اور دشمنوں کے اعتراضات اور دشمنوں کی غلط تدبیروں کو رَد کرنے کے لیے ہمیشہ کام کیا ہے۔ شروع سے لے کر برابر یہ کام ہوتا چلا آرہا ہے لیکن آج جس زمانے میں ہم موجود ہیں اور جس دور سے ہم گزر رہے ہیں میں یہ نہیں کہتا کہ علماء کے دل میں، اہل اسلام کے دل میں درد نہیں، میں یہ بھی نہیں کہتا کہ علماء اور اہل اسلام دشمنوں کی تدبیروں کو ناکام بنانے کے لیے کوشش نہیں کرتے، یہ سب کچھ ہے، درد بھی ہے، درد کے ساتھ ساتھ ان کی کوششوں کو ناکام بنانے کے طریقے بھی اختیار کیے جاتے ہیں، لیکن میرا اپنا تاثر یہ نہیں ہے بلکہ پورا عالم اسلام اور عالم کفر جس آویزش کے اندر گرفتار ہے اس سے یہ معلوم ہو رہا ہے کہ ہماری یہ کوششیں یہ بالکل نقار خانے میں طوطی کی آواز کی طرح بے اثر ہیں۔ نقار خانے میں اگر طوطی بولنے لگے تو اس کی آواز بالکل بے اثر ہوتی ہے، نقارے کی آواز دُور تک جاتی ہے اور طوطی کی آواز کو کوئی نہیں سنتا۔

آج کی صورت حال یہ ہے کہ لوگوں کو مرتد بنایا جا رہا ہے۔ لوگوں کے دین اور ان کے ایمان پر ڈاکے ڈالے جا رہے ہیں۔ آج کی صورت حال یہ ہے کہ ہماری نئی نسل جو سکولوں کے اندر داخل ہو رہی ہے، جو سکولوں کے اندر تعلیم حاصل کر

رہی ہے شاید کوئی ایک آدھ اس زہر سے محفوظ رہتا ہوگا ورنہ ساری کی ساری نسل جو سکولوں کے اندر' کالجوں کے اندر' یونیورسٹیوں کے اندر تعلیم حاصل کر رہی ہے' وہ ساری کی ساری دین اسلام کو خیر باد کہہ رہی ہے' ساری کی ساری دین اسلام سے بیزار ہو رہی ہے اور ملک کے اندر جو اعتدال پسندی کے نام سے صورت حال جاری ہے' جس پر آپ کا ٹی وی بھی رات دن زور لگا رہا ہے اس کے اوپر آپ کے اخبارات اور آپ کے رسائل بھی دن رات لگے ہوئے ہیں' وہ سارے کے سارے اس بات پر متفق ہیں کہ اسلام کو مشکوک قرار دے دیا جائے۔ یہ چودہ سو سال پہلے کی آئی ہوئی شریعت ہے۔ اس زمانے کے اندر یہ چلنے کے قابل نہیں ہے' اس کو ختم کیا جائے اور اس کو خیر باد کہا جائے' اس کے اوپر جتنی محنت ہو رہی ہے اس کے مقابلے میں اگر کوئی آواز لگا رہا ہو یا علماء کوئی آواز لگا رہے ہیں یا مفتی صاحب کوئی آواز لگا رہے ہیں تو اس کی حیثیت بالکل ایسی ہے جیسے کے نقار خانے میں طوطی کی آواز ہوتی ہے۔

پھر یہ کہ ہم جس انداز میں اسلام کا دفاع کر رہے ہیں یا جس انداز میں ہم اسلام کی حقانیت کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں موجودہ سسٹم یہ صورت حال اختیار کر چکا ہے کہ ہم نہ اس کے معیار تک پہنچ پاتے ہیں' نہ اس کی سمجھ کو ملحوظ رکھتے ہیں' نہ اس کی صلاحیت کے پیش نظر ہم اپنا مدعا اس کے ذہن نشین کرنے کے قابل ہیں' نہ ہماری آواز وہاں پہنچتی ہے۔

دوسرے یہ کہ جن لوگوں کو ہم دین اسلام کی طرف مائل کرنا چاہتے ہیں' دنیا دین اسلام کی طرف آنا چاہتی ہے' دنیا اسلام کو قبول کرنے کے لیے تیار ہے لیکن میرے پاس وہ صلاحیت نہیں ہے کہ میں ان کو اسلام کی حقانیت سمجھا سکوں' ان کی سوچ کے اعتبار سے' ان کے معیار کے اعتبار سے اور ان کی فہم کے اعتبار سے۔

اس لیے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جتنے بھی دینی مدارس ہیں یہ قرآن وسنت کی حفاظت کا اعلیٰ طریق اختیار کیے ہوئے ہیں' یہاں اس دار العلوام میں جو قرآن وحدیث کی تعلیم دی جاتی ہے اور جو فقہ کی تعلیم دی جاتی ہے وہ بہت اعلیٰ ہے' بہت عمدہ ہے' اس کو انتہائی مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھنا ضروری ہے' اس کے اندر کسی طرح کی کوئی کوتاہی' اس کے اندر کسی طرح کی کوئی کمی ہرگز قابل قبول نہیں ہوگی لیکن اس پر اکتفاء کرنا اب کافی نہیں۔ اس کا علاج کیا ہے؟ اس کا علاج یہ ہے کہ آپ باقاعدہ ایسے انگریزی مدارس قائم کریں کہ جس کے اندر اعلیٰ درجے کی انگریزی زبان بھی سکھائی جائے اور اعلیٰ درجے کی دینی اور اسلامی تربیت بھی کی جائے اور ان کو ایسا بنا دیا جائے کہ وہ عصر حاضر کے ہر چیلنج کا مقابلہ کر سکیں۔

ابتدائی تعلیم کا اثر تا حیات رہتا ہے :

آپ کو معلوم ہے کہ تعلیم وتربیت جب ابتداء سے ہوتی ہے تو اس تعلیم وتربیت کا اثر یہ ہوتا ہے کہ آدمی مرتے مرجائے وہ جس عمر تک پہنچ جائے اس تربیت کا اثر زائل نہیں ہوتا۔

میں نے یہ دیکھا ہے کہ وہ لوگ جو شیعہ ہوتے ہیں اور دہریے ہو جاتے ہیں' خدا کے وجود کے منکر ہوتے ہیں' جب محرم آتا ہے تو وہ بھی "ہائے حسین! ہائے حسین!"...... کہتے ہوئے جلوسوں کے اندر چلتے ہیں حالانکہ وہ خدا کے وجود کے

بھی منکر ہیں۔ وہ اسلام کے بھی منکر ہیں' وہ اپنے مذہب کے بھی منکر ہیں لیکن ان کے رگ و ریشے میں یہ بات ایسی پیوست کردی گئی ہے کہ غیر اختیاری طور پر ہر حالت میں "ہائے حسین! ہائے حسین!" کہتے ہوئے نظر آئیں گے۔

میں آج دیکھتا ہوں کہ ہمارے پاس اسمبلی کے اندر اتنے مولوی موجود ہیں' آپ مجھے بتائیں کہ وہاں جب کوئی بات انگریزی میں ہوتی ہے تو یہ صاحبان سمجھتے ہیں؟ ان کی سمجھ میں کچھ آتا ہے؟...... یہ کچھ نہیں سمجھتے' یہ وہاں ویسے ہی ہاتھ پہ ہاتھ رکھے بیٹھے رہتے ہیں' شور کرتے رہتے ہیں اور واک آؤٹ کرتے رہتے ہیں' لیکن یہ کہ کوئی خدمت انجام دینا جو موجودہ زبان کی وجہ سے ضروری ہے وہ ان کے بس کی بات نہیں' انہی میں سے بعض علماء نے بتایا کہ جب بھی کسی وفد میں بیرونی دنیا میں جانا ہوا تو وہاں انگریزی نہ جاننے کی وجہ سے ہم کسی گفتگو یا بحث میں حصہ نہ لے سکے' دو چار مستثنیات کو چھوڑ کر ہماری عمومی حالت یہی ہے۔

وسائل مقصود نہیں ہوتے مگر اختیار کیے جاتے ہیں:

آپ بے شک یہ کہیں گے کہ صاحب! یہ مولوی صاحب نے کیا شروع کردیا' یہ آپ کیسی باتیں کررہے ہیں' میں آپ کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں' ہمارے علماء کی اور یہ جو مولوی میرے اردگرد بیٹھے ہوئے ہیں اور یہاں جو دوسرے حضرات بیٹھے ہوئے ہیں ان کی تربیت ہی اس طرح ہوئی ہے' ان کو اسی سانچے کے اندر ڈھالا گیا ہے کہ ہمیں قرآن پڑھنا ہے' ہمیں حدیث پڑھنی ہے' ہمیں فقہ پڑھنی ہے' انگریزی سے ہمارا کیا واسطہ' فرانسیسی سے ہمارا کیا واسطہ' ہم تو قرآن وحدیث کے محافظ ہیں' بابا میں آپ کے کام کو انتہائی ضروری سمجھتا ہوں' اس کے بغیر معاملہ نہیں بنے گا لیکن یہ بھی ضروری ہے۔

آپ کو معلوم ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے غزوہ خندق کے اندر ایرانیوں کے طریقہ کے مطابق خندق کھودنے کا فیصلہ کیا۔ حضرت سلمان فارسیؓ نے رائے دی' آپ ﷺ نے اس کو اختیار کیا۔ کیا شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ نے علی گڑھ کے طلبہ کو دیوبند اور دیوبند سے علی گڑھ بھیج کر اس مہم کو سر کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا؟ کیا جامعہ ملیہ دہلی کے قیام کی غرض یہی نہیں تھی؟ میرے خیال میں تو یہ بھی ضروری ہے کہ ذہین وفطین فضلاء درس نظامی میں انتخاب کرکے ایسے افراد تیار کیے جائیں جو انگریزی' فرانسیسی' جرمنی' چینی زبان اور سائنس اور اقتصادی علوم میں کامل دستگاہ حاصل کریں اور درپیش چیلنجوں کا بہترین دفاع کریں اور قرآن کریم اور اسلام کا انہی علماء کے ذریعہ مختلف زبانوں میں دنیا کے سامنے تعارف پیش کریں۔ حضرت زید بن ثابتؓ صحابی ہیں' عبرانی زبان سیکھنے کے لیے آپ ﷺ نے ان کو فرمایا۔

دارالعلوم دیوبند جو اُم المدارس ہے اس کے بانی حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے "اصول ہشتگانہ" میں یہ تصریح ہے کہ عصری علوم کا اعتناء کیا جائے' ان سے اعراض نہ کیا جائے' تو اب صورت حال یہ ہے کہ اگر آپ کے پاس اس طرح کے ماڈرن انگلش دینی اسکول بنائے جائیں گے تو ایک کھیپ تیار ہوگی' یہاں ایک دینی اسکول ایسا ہوگا' سرگودھا میں دو اسکول ایسے ہوں گے' اسی طرح ہر شہر کے اندر جہاں بڑے بڑے مدرسے ہیں وہ اس طرح کے اسکول قائم کریں گے' اس

کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اتنے لوگ آپ کے تیار ہو جائیں گے کہ فوج کے اونچے عہدوں پر بھی وہ پہنچیں گے، عدلیہ کے اونچے عہدوں پر بھی پہنچیں گے اور اسی طریقے سے دوسرے تمام مقامات پر آپ کے تیار کیے ہوئے وہ لوگ موجود ہوں گے۔ شرط یہی ہے ضروری یہی ہے کہ ان کی تربیت اتنی اعلیٰ درجے کی ہو اور ان کو اس معیار پر تیار کیا جائے کہ اسلام ان کے رگ و ریشے میں پیوست ہو جائے اور انگریزی زبان اور عصری علوم پر ان کا عبور قابل رشک قرار پائے، یہ صورت حال آپ نے اختیار کی تو موجودہ حالات کا آپ مقابلہ کر سکیں گے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارا کہنا کہ صاحب! ہمارا کام تو قرآن پڑھانا ہے، ہمارا کام تو حدیث پڑھانا ہے، ہمارا کام تو فقہ پڑھانا ہے، بابا! میں آپ سے کب کہہ رہا ہوں کہ آپ قرآن چھوڑ کر انگریزی پڑھائیں۔ میں تو کہہ رہا ہوں کہ آپ قرآن ہی پڑھائیں، آپ حدیث ہی پڑھائیں، آپ فقہ ہی پڑھائیں لیکن یہ کہ متبادل ایک انتظام یہ بھی کریں۔ آپ اپنا کام کریں گے اور آپ کے اس سکول کے اندر انگریزی کے اور عصری علوم کے جو ماہرین ہوں گے وہ اس خدمت کو انجام دیں گے اور جہاں تک تربیت کا تعلق ہوگا وہاں آپ نے انفاس طیبہ سے، آپ اپنی ہدایات اور راہنمائی سے ان کے اندر دین کی سمجھ پیدا کریں گے، یہ بات انتہائی ضروری ہے، میں نے عرض کیا تھا کہ آپ کے حلق سے یہ بات بہت مشکل سے اترے گی لیکن اتارنی ضروری ہے۔

عالم کفر کا مقابلہ وسائل کے بغیر مشکل ہے:

ہمیں اب اس کو بطور مہم آگے بڑھانا ہے، اس کے بغیر آگے معاملات قابو میں نہیں آئیں گے، آگے معاملات اس کے بغیر صحیح اور درست نہیں ہوں گے، جہاں دیکھو سب بے دین لوگ ہیں، سارے کے سارے لوگ بے دین ہیں، دیندار لوگ وہاں ہیں ہی نہیں، آپ یہ کہیں گے کہ تبلیغی جماعت کے حضرات تو موجود ہیں، تو سوال یہ ہے تبلیغی جماعت کے حضرات کتنے ہیں؟ عدلیہ کے اندر، تبلیغی جماعت کے حضرات کتنے ہوتے ہیں؟ سول محکموں کے اندر۔ وہ بے چارے گنے چنے لوگ ہوتے ہیں، اپنی صلاحیت کے مطابق بے شک وہ کام کرتے ہیں لیکن ہم تو کہتے ہیں فوج کی فوج تیار کی جائے، اتنی تیار کی جائے کہ یہ لوگ چھا جائیں، اچھا تو نہیں لگتا لیکن میں آپ سے کہتا ہوں کہ شاہ ایران کو جب ایران سے نکالا گیا اور خمینی نے ایران پر قبضہ کیا تو وہ ایسی اعلیٰ درجے کی تیاری کر چکے تھے کہ آج امریکہ ان کو دھمکیاں دے رہا ہے اور وہ اس کی کوئی پروا نہیں کرتے۔ ان کے ہاں عربی جاننے والے، ان کے ہاں فارسی جاننے والے، ان کے ہاں فوج کی کمان سنبھالنے والے، ان کے ہاں عدلیہ کو چلانے والے، ہر محکمے کے اندر ان کے اتنے آدمی ہیں، اتنے آدمی ہیں کہ ان کو کوئی کمی محسوس نہیں ہوتی اور کہیں باہر سے وہ آدمی درآمد کرنے پر مجبور نہیں ہیں۔

ادھر امریکہ کو سپر پاور کہا جاتا ہے، وہ ان کو دھمکیاں دے رہا ہے، وہ اس کے مقابلے میں دھمکیاں دے رہے ہیں، وہ کہتے ہیں ہم تیرا ناطقہ بند کر دیں گے، ہم تیرے قابو میں نہیں آئیں گے، اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے ہاں رجال کار ہیں، رجال کار باقاعدہ ہر محکمے کو پوری قوت اور پوری اہمیت کے ساتھ سنبھالے ہوئے ہیں، سازشیں ہر جگہ ہوتی ہیں، وہاں بھی ہوتی ہیں لیکن وہ ان سازشوں کا بہت اچھی طرح توڑ بھی کرتے ہیں، کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں بہت

بڑے پیمانے پر ایسے رجال کار تیار کرنے ہیں کہ حکومت کے ہر محکمے کے اندر ہمارے یہ لوگ جو خالص دین کے فدائی ہوں' دین کے عاشق ہوں' دین کے اوپر مرمٹنے کے لیے تیار ہوں' عقل وخرد سے کام لینے والے ہوں اور ہوش وحواس کو صحیح استعمال کرنے والے ہوں' تمام محکموں کے اندر چھا جائیں۔ یہ ظاہر ہے ایک سال کے اندر ہونے والی بات نہیں' یہ دو سال اور چار سال میں بھی ہونے والی بات نہیں ہے۔ یہ طویل المیعاد منصوبہ ہے اور جب اس پر عمل شروع ہو جائے گا تو جن لوگوں کے حلق سے یہ بات اب تک نہیں اتر رہی آئندہ اترنے لگے گی اور ان کی سمجھ میں یہ بات آ جائے گی' یہ دوسری بات تھی جو میں نے آپ سے عرض کی۔

پاکستان سیکولر ریاست نہیں ہے:

تیسری بات یہ ہے کہ پاکستان کو سیکولر قرار دینے کی کوشش کی جا رہی ہے اور سیکولر قرار دینے کے لیے یہ کہا جا رہا ہے کہ صاحب! یہ ملک تمام اقوام کے لیے بنایا گیا تھا' جب تمام اقوام کے لیے بنایا گیا تھا تو اس کے اندر اسلامی قانون کو نافذ کرنے کا مطالبہ انتہاء پسندی ہے۔ یہ تو سب کے لیے بنایا گیا' یہ مسلمانوں کے لیے بھی بنایا گیا' یہ ہندوؤں کے لیے بھی بنایا گیا' یہ سکھوں کے لیے بھی بنایا گیا اور یہ بدھ متوں کے لیے بھی بنایا گیا' یہ پارسیوں کے لیے بھی بنایا گیا' یہ تو سب کے لیے بنایا گیا تو جب یہ سب کے لیے بنایا گیا یہاں اسلامی نظام قائم کرنے کا جو مطالبہ کیا جا رہا ہے یہ انتہاء پسندی ہے' اس کا جواب یہ ہے کہ جو لوگ اس طرح کی بات کرتے ہیں وہ عقل سے بالکل پیدل ہیں' وہ حقائق جو روز روشن کی طرح بالکل واضح ہیں' ایسے حقائق جو نا قابل انکار ہیں' ایسے حقائق جن کا انکار سورج پر تھوکنے کے برابر ہے یہ لوگ ان کا انکار کر رہے ہیں۔

میں آپ سے پوچھتا ہوں' آپ مجھے بتائیں پاکستان کا مطالبہ ہندوؤں نے کیا تھا؟ پاکستان کا مطالبہ سکھوں نے کیا تھا؟ پاکستان کا مطالبہ پارسیوں نے کیا تھا' نہیں؟ پاکستان کا مطالبہ تو مسلمانوں نے کیا تھا' مسلمان تھے کہ ''لے کے رہیں گے پاکستان'' کے نعرے لگاتے تھے' ہم یہ نعرے سنتے تھے' مسلمانوں نے یہ مطالبہ کیا تھا۔

پاکستان ہجرت کرنیوالے صرف اور صرف مسلمان تھے۔ کیا ہندو بھی پاکستان آئے' سکھوں نے ہندوستان چھوڑ کر پاکستان کا رخ کیا' یا پارسیوں نے ہندوستان کو خیر باد کہہ کر پاکستان آنا پسند کیا تھا' یہ صرف مسلمان ہی تھے جنہوں نے اسلام کی محبت اور عظمت کی خاطر اس کی نشاۃ ثانیہ کے لیے ہجرت کی تھی۔ مسٹر محمد علی جناح نے ایک بڑی پتے کی بات کہی' انہوں نے یہ کہا تھا کہ ''پاکستان کی سرزمین پر جب پہلے ہندو نے اسلام قبول کیا تھا پاکستان کی بنیاد اسی وقت رکھ دی گئی تھی'' یہ حقیقت ہے۔ ۴۵ء کے پیغام لیگ میں مسٹر جناح نے کہی تھی کہ: ''جاہل لوگوں کی بات کو تو چھوڑ دو لیکن ہر مسلمان یہ جانتا ہے کہ قرآن کریم مسلمانوں کے لیے ہمہ گیر نظام حیات پیش کرتا ہے۔''

آج کل کے لوگ جاہل اس لئے ہیں کہ وہ اپنی بات پیش نہیں کرتے' وہ دشمنوں کی بات کو دہراتے ہیں اور دشمنوں کی بات کی نقل کرتے ہیں ورنہ تو قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی ایسی کتاب ہے کہ وہ نظام حیات کا ایک مکمل خاکہ

پیش کرتی ہے۔ آپ کو معلوم ہے جس وقت اسمبلی میں علماء کی تعداد اتنی تھی جیسے آٹے میں نمک' اس وقت پاکستان کا نام ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' رکھا گیا تھا اور اس وقت یہ طے کیا گیا تھا کہ جتنے قوانین ایسے ہیں جو اسلامی قوانین سے متصادم ہیں اور اسلامی قوانین کے خلاف ہیں انہیں ایک محدود مدت کے اندر اسلامی قوانین کے مطابق بنایا جائیگا' اب آپ اندازہ لگایئے کہ اس وقت اسمبلی میں علماء نہیں تھے' اس وقت کی اسمبلی نے یہ بات طے کی کہ یہ ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' ہے۔ اس وقت انہوں نے یہ بات طے کی کہ انگریزی قانون کے اندر جتنے قانون اسلامی قوانین سے ٹکرا رہے ہیں ایک محدود مدت کے اندر ان کو اسلامی سانچے کے اندر ڈھالا جائے گا' اب آپ یہ بتلایئے کہ ایسی صورت میں آج کیا ہو رہا ہے' آج یہ ہو رہا ہے کہ اسلام کا لفظ اڑایا جا رہا ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ کچھ عرصہ قبل پاکستانی پاسپورٹ سے ''اسلامی جمہوریہ'' کا لفظ حذف کر کے صرف ''پاکستان'' کا لفظ لکھ دیا گیا تھا' پھر بحمد للہ علماء کرام اور دیندار مسلمانوں کے بھرپور احتجاج نے حکومت کو ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' کے الفاظ درج کرنے پر مجبور کر دیا۔ آج یہ کہا جا رہا ہے کہ صاحب یہ پردہ انتہا پسندی ہے' داڑھی رکھنا انتہا پسندی ہے' حقوق نسواں کے نام سے قرآنی احکام کا صریحاً انکار کیا جا رہا ہے اور اس پر فخر کیا جا رہا ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ پاکستان کا مطالبہ سکھوں اور ہندوؤں کا نہ تھا بلکہ یہ مطالبہ مسلمانوں کا تھا اور مسلمانوں نے اپنا گھر بار' اپنے عزیز و اقارب سب کچھ چھوڑ کر اس طرف آنے کا فیصلہ کیا تھا اور آپ کو معلوم ہے کہ اتنی قربانیاں دی گئیں' کیسے کیسے ہوش ربا اور کیسے کیسے ہمت شکن اور افسوسناک واقعات ہوئے' ہماری بہوؤں' ہماری ماؤں' بہنوں اور ہماری سہاگنوں کی ہندوؤں اور سکھوں نے ان کے والدین کے سامنے عصمتیں پامال کیں' ان کے بھائیوں کے سامنے کیں' ان کے چچاؤں کے سامنے کیں' یہ ہوا یا نہیں ہوا؟ یہ سب کچھ ہوا' جب یہ سب کچھ ہوا تو یہ کہنا کہ صاحب یہ سیکولر اسٹیٹ ہے اور یہاں اسلام کا نظام نافذ نہیں ہونا چاہئے کس قدر غلط اور بے بنیاد بات ہے۔ اگر یہ اعلان ہوتا تو مسلمان ہندوستان سے یہاں آنے کے لیے تیار نہ ہوتا' آج یہ صورت حال ہمارے سامنے ہے' اس صورت حال کے حوالے سے میں آپ کے سامنے پھر وہی بات عرض کروں گا کہ ہمیں ایسی فوج تیار کرنی چاہئے کہ اسلام ان کے دل میں' دماغ میں' ان کے رگ و ریشے میں رچ بس گیا ہو' تمام مناصب پر وہ فائز ہو کر اس کا رخ اور اس کا قبلہ صحیح کریں اور جو لوگ اسلامی حیثیت کو چیلنج کرنے والے ہیں ان کا ناطقہ بند کیا جائے' یہ سب کرائے کے لوگ ہیں' یہ سارے کے سارے نفس پرستی اور عیش پرستی کا شکار ہیں' دوسروں سے ڈالر وصول کرتے ہیں اور وصول کر کے عیاشیوں کے اندر خرچ کرتے ہیں' ملک کی فلاح و بہبود نہ ان کے پیش نظر کبھی تھی اور نہ کبھی ہوگی۔ آپ کو اس کا انتظام کرنا ہوگا' آپ پاکستان کی اس حیثیت کو مشکوک نہ ہونے دیں' آپ پاکستان کی اس حیثیت کو بہت واضح طور پر پیش کریں کہ یہ سیکولر اسٹیٹ بننے کے لیے نہیں بنایا گیا تھا' یہ خالص اسلامی نظام کو نافذ کرنے کے لیے بنایا گیا تھا' اسلامی نظام کب نافذ ہوگا؟ یہ تو میں نہیں جانتا لیکن یہ کہ بہرحال اس مملکت خداداد کا مقصد اسلامی نظام نافذ کرنا ہی تھا۔ اس کا انتظام کرنا میرے اور آپ کے ذمے لازم ہے اور اس کا طریقہ یہی ہے کہ آپ ایسے رجال کار تیار کریں کہ جو تمام

محکموں کے اندر جا کر وہاں کلیدی عہدوں پر فائز ہوں اور اسلام کی صحیح ترجمانی کریں اس کے بغیر کام چلنے والا نہیں۔

موجودہ حالت میں وفاق المدارس کا کردار:

اس کے بعد آخری بات جو آپ سے کرنی ہے وہ یہ ہے کہ وفاق المدارس کے حوالے سے آج کل فضاء اچھی خاصی گرم ہوئی ہے اور کچھ کرائے کے لوگوں نے ''وفاق'' کے خلاف ایسی ایسی باتیں کی ہیں جو حقیقت سے بہت دور اور بہت بعید ہیں۔

الحمدللہ ''وفاق'' کا سالانہ امتحان پورے ملک میں ہوگیا ہے' آپ کو تعجب ہوگا کہ شمالی وزیرستان تک اور جنوبی وزیرستان تک ہمارا امتحان نہایت باقاعدگی کے ساتھ مکمل ہوا۔ ایک آدھ مدرسے کے اندر کچھ ہڑبونگ ہوئی اور اس کے علاوہ پورے ملک کے اندر کہیں کوئی خلفشار نہیں ہوا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو لوگ کرائے پر کام کر رہے تھے یا بے وقوفی کی وجہ سے استعمال ہو رہے تھے ان کے حوصلے پست ہوئے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو یقیناً ضرور بالضرور عنقریب مکمل طور پر ناکام کریں گے اور ''وفاق'' کا بال بھی بیکا نہیں ہوگا' یہ اپنی جگہ پر طے شدہ بات ہے۔

اور یہ بھی آپ کو بتادوں کہ ہم نے ''وفاق'' کی طرف سے جامعہ حفصہؓ کے حوالے سے رٹ دائر کی ہے' وہ داخل ہوگئی ہے' بغیر کسی اعتراض کے اس کو قبول کرلیا گیا ہے اور دو چار روز کے اندر چیف جسٹس اس کی سماعت کریں گے' آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ حق کا بول بالا کرے' مظلوموں کی دادرسی ہو' ظالموں کو کیفر کردار تک پہنچائے۔ آمین !

ہمارا طریقہ یہ نہیں ہے کہ ہم سڑکوں پر آئیں' ہمارا طریقہ یہ نہیں ہے کہ ہم ٹائر جلائیں' ہمارا طریقہ یہ نہیں ہے کہ ہم پٹرول پمپوں یا قومی املاک کو آگ لگائیں' ہمارا طریقہ آئینی راستہ اختیار کرنا ہے' ہم نے آئینی راستہ اختیار کیا ہے' اس آئینی راستے میں اب اللہ تبارک وتعالیٰ حق کو فتح عطا فرمائے۔ ہماری دعا ہے آپ بھی دعا کریں کہ مظلوموں کی دادرسی ہو اور ظالموں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کیفر کردار تک ضرور بالضرور پہنچائے۔

و اخر دعوانا أن الحمدلله رب العالمين

☆......☆......☆

درجہ اولیٰ، میٹرک، اعدادیہ اول، دوم اور سوم کے طلبہ وطالبات کے لیے

درسی بہشتی زیور

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ

حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب

اب نئے انداز میں مردوں اور طلبہ کے لیے تیار کی گئی جس میں...... مؤنث کے صیغوں کو مذکر کے صیغوں میں تبدیل کرنے کے ساتھ ساتھ فقہی ابواب اور ہر مضمون کے بعد مفید اور آسان مشقوں کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ اس طرح درجہ اولیٰ اور میٹرک کے طلبہ کے نصاب میں شامل کرنے کے لیے یہ ایک ضروری ومفید کتاب ہے۔

درسی سیرت (تین حصے)

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ و پاکیزہ اخلاق، مبارک عادات اور ۲۴ گھنٹے کی زندگی کے متعلق پیاری پیاری سنتوں پر مشتمل مشہور ومعروف کتاب اصح السیر جواب تین حصوں پر ترتیب دی گئی ہے۔

مکتبہ بیت العلم | اردو بازار کراچی یا ملک کے کسی بھی معیاری کتب خانے سے طلب کریں۔ PH: - 92-21-4976073, 4916690, Cell. 0300 2687120 | www.mbi.com.pk